لازمی چندہ جات کے بجٹ میں تمام احمدیوں کو شامل کیا جائے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲؍اپریل ۱۹۶۶ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

☆ تحریک جدید دفتر سوم کا اجراء

☆ نوجوانوں، نئے احمدیوں اور نئے کمانے والوں کو اس دفتر میں شامل کریں۔

☆ عہدے دار چندہ بروقت وصول کریں تا ہر سال کے آخر میں دقت نہ ہو۔

☆ چندہ جات ماہ بماہ ادا کرنے کی کوشش کریں۔

☆ روحانی غذا جو معین وقفہ کے بعد کھائی جائے اس سے روحانیت ترقی کرتی ہے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

پچھلے دنوں خاکسار کی طبیعت خراب رہی گو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی افاقہ ہے لیکن کمزوری اور سر درد ابھی باقی ہے باوجود دوائی کھانے کے آج بھی سر میں کافی درد محسوس کرتا ہوں لیکن جمعہ ایک ایسا موقع اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے جس سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے تا کہ جماعت کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا جا سکے اس لئے میں بعض باتیں مختصراً دوستوں کے سامنے رکھتا ہوں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ گزشتہ سَو ڈیڑھ سَو سال سے عیسائیت اپنے سارے دجل، سارے فریب، اپنے سب اموال اور اپنی ساری قوتوں اور طاقتوں کے ساتھ اسلام پر حملہ آور رہی ہے اور اب بھی ہر قسم کے حملے کر رہی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آنحضرت ﷺ کے ایک فرزند جلیل اور اسلام کے ایک طاقتور پہلوان کی شکل میں مبعوث نہ فرماتا، تو عیسائیت اسلام کے خلاف شاید میدان مار چکی ہوتی اور شاید ان بدقسمت مسلمانوں کی خواہش پوری ہو جاتی۔

جنہوں نے قرآن کریم کی تعلیم سے منہ موڑ کر عیسائیت کی آغوش میں دنیا کی آسائشیں اور دنیا کے آرام ڈھونڈے تھے جیسے کہ مولوی عماد الدین جو مسجد (آگرہ) کے امام اور خطیب تھے مسلمانوں سے نکل کر عیسائیوں میں شامل ہو گئے تھے اور ان کا یہ خیال تھا کہ عنقریب ہی وہ وقت آنے والا ہے کہ اگر ہندوستان میں کسی کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوگی کہ وہ کسی مسلمان کو دیکھے تو اس کی یہ خواہش پوری نہ ہو

سکے گی اور ہندوستان میں اسے کوئی مسلمان بھی نظر نہیں آئے گا سب مسلمان عیسائی ہو جائیں گے۔

اس زبردست حملہ اور ان خواہشات کو دیکھ کر جو عیسائی مناد کے دل میں گدگدی لے رہی تھیں۔ اپنے دین کی حفاظت کیلئے اور اپنی توحید کی خاطر غیرت دکھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا اور عیسائیت کے خلاف آپ کو اس قدر زبردست دلائل براہین اور نشانات اور معجزات عطا کئے کہ ان کے ذریعہ عیسائیت کا حملہ ہر میدان میں آہستہ آہستہ رکنا شروع ہوا اور جہاں جہاں بھی احمدی پہنچے وہاں نہ صرف یہ کہ عیسائیت کا حملہ رک گیا بلکہ عیسائیت کے خلاف جوابی روحانی حملے شروع ہو گئے حتّٰی کہ عیسائیوں کو مجبوراً آہستہ آہستہ پیچھے ہٹنا پڑا اور اب تک پیچھے ہٹتے جارہے ہیں۔

اس روحانی مہم کو تمام اکناف عالم میں چلانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے منشاء اور اس کے القا سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نومبر ۱۹۳۴ء سے تحریک جدید کا اجرا کیا تھا۔ دوست جانتے ہیں کہ اس تحریک کے ذریعہ دنیا کے بہت سے ممالک میں عیسائیت کا زبردست، خوشکن اور کامیاب مقابلہ کیا جارہا ہے۔ پس حضور نے نومبر ۱۹۳۴ء میں یہ تحریک جاری فرما کر مالی قربانیوں کا جماعت سے مطالبہ فرمایا۔ پہلا مطالبہ ۲۷ ہزار روپے کا تھا لیکن اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والی اس جماعت نے وقت کی ضروریات کو سمجھتے ہوئے قریباً ۹۸ ہزار روپیہ حضور کی خدمت میں پیش کر دیا۔

اس کے بعد حضور نے دفتر دوم کا اجراء فرمایا اس سے پہلے جن لوگوں نے اس تحریک میں حصہ لیا تھا ان کو دفتر اوّل قرار دیا۔ جو اب تک جاری ہے دفتر اوّل میں حصہ لینے والوں کی تعداد قریباً پانچ ہزار تھی جو اَب کم ہوتے ہوتے ۲۴ سو تک رہ گئی ہے۔ کیونکہ جو پچاس، ساٹھ اور ستر سالہ احمدی اس وقت دفتر اوّل میں شامل ہوئے تھے۔ ان میں سے بہت سے اپنے مولیٰ کو پیارے ہو گئے۔ اس طرح ان کی تعداد گھٹتی رہی۔ یہ ایک ایسی بات ہے جو واضح تھی اور یہ بھی واضح تھا کہ غلبہ اسلام کی جو مہم تحریک جدید کے ذریعہ جاری کی گئی ہے وہ وقتی نہیں بلکہ قیامت تک جاری رہنے والی ہے اس لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دفتر دوم کی بنیاد رکھی۔

جب ۱۹۴۴ء میں دفتر دوم جاری کیا گیا تو پہلے سال اس کی آمد صرف ۲۴،۷۰۰ ۵۲ روپے تھی اور

بیس سال بعد یعنی ۱۹۶۳ء میں اس کی ۲،۹۰،۰۰۰ روپے (دو لاکھ نوے ہزار روپے) تک پہنچ گئی۔ کیونکہ شروع میں بہت سے ایسے نوجوان اس میں شامل ہوئے جنہیں صرف جیب خرچ مل رہا تھا اور معمولی چندہ ادا کر کے ثواب حاصل کرنے کی خاطر وہ اس میں شامل ہوئے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر فضل فرمایا وہ تعلیم سے فارغ ہو کر کام پر لگ گئے۔ اور اپنی دنیوی ذمہ داریوں کو نبھانے کے ساتھ ساتھ انہوں نے ایک احمدی کی ذمہ داریوں کو بھی نبھانا شروع کیا۔ اس طرح ترقی کرتے کرتے ۶۳ء میں ان کا چندہ باون ہزار سے دو لاکھ نوے ہزار تک پہنچ گیا۔

جیسا کہ میں بتا چکا ہوں دفتر اوّل میں شریک ہونے والوں کی تعداد پانچ ہزار تھی اور دفتر دوم میں شامل ہونے والوں کی تعداد قریباً بیس ہزار تک پہنچ چکی ہے۔

بہر حال دفتر اوّل کے مقابلہ میں یہ بہت بڑی تعداد ہے۔ اگر دس سال کے بعد ایک اور دفتر کھولا جاتا تو ۱۹۵۴ء میں دفتر سوم کا اجراء ہونا چاہئے تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی کسی خاص مشیت یا ارادہ کی وجہ سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۵۴ء میں دفتر سوم کا اجراء نہیں فرمایا۔ ۱۹۶۴ء میں دفتر دوم کے بیس سال پورے ہو جاتے ہیں اس وقت حضرت مصلح موعودؓ بیمار تھے اور غالباً بیماری کی وجہ سے ہی حضور کو اس طرف توجہ نہیں ہوئی کیونکہ امام کی بیماری کے ساتھ ایک حد تک نظام بھی بیمار ہو جاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ تحریک جدید کی طرف سے بھی حضور کی خدمت میں اس کے متعلق لکھا نہیں گیا۔ میں چاہتا ہوں کہ اب دفتر سوم کا اجراء کر دیا جائے لیکن اس کا اجراء یکم نومبر ۱۹۶۵ء سے شمار کیا جائے گا۔ کیونکہ تحریک جدید کا سال یکم نومبر سے شروع ہوتا ہے اس طرح یکم نومبر ۱۹۶۵ء سے ۳۱۔ اکتوبر ۱۹۶۶ء تک ایک سال بنے گا میں اس لئے ایسا کر رہا ہوں تا کہ دفتر سوم بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف منسوب ہو اور چونکہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کے اعلان کی توفیق دے رہا ہے اس لئے میں اپنے ربّ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے بھی اپنے فضل سے ثواب عطا کرے گا اور اپنی رضا کی راہیں مجھ پر کھولے گا۔ پس میں چاہتا ہوں کہ دفتر سوم کا اجراء یکم نومبر ۱۹۶۵ء سے ہو۔

دورانِ سال نومبر کے بعد جو نئے لوگ تحریک جدید کے دفتر دوم میں شامل ہوئے ہیں ان سب کو دفتر سوم میں منتقل کر دینا چاہئے اور تمام جماعتوں کو ایک باقاعدہ مہم کے ذریعہ نوجوانوں، نئے احمدیوں

اور نئے کمانے والوں کو دفتر سوم میں شمولیت کے لئے تیار کرنا چاہئے۔ دوست جانتے ہیں کہ یہاں ہر سال خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت بڑھتی ہے اور نئے احمدی ہوتے ہیں وہاں ہزاروں احمدی بھی ایسے ہوتے ہیں جو نئے نئے کمانا شروع کرتے ہیں یہ ہماری نئی پود ہے اور ان کی تعداد کافی ہے کیونکہ بچے جوان ہوتے ہیں، تعلیم پاتے ہیں اور پھر کمانا شروع کرتے ہیں اور باہر سے بھی ہزاروں کمانے والے احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ اس طرح ہمیں کافی تعداد میں ایسے احمدی مل سکتے ہیں جو دفتر سوم میں شامل ہوں۔ ہمارا یہ کام ہے کہ ہم ان کو اس طرف متوجہ کریں تا کہ وہ عملاً دفتر سوم میں شامل ہو جائیں۔

سو یکم نومبر ۱۹۶۵ء سے دفتر سوم کا اجراء کیا جاتا ہے۔ تحریک جدید کو چاہئے کہ وہ فوراً اس طرف توجہ دے اور اس کو منظّم کرنے کی کوشش کرے۔

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ چند دن کے بعد یعنی یکم مئی سے ہمارا نیا مالی سال شروع ہو رہا ہے اس کے متعلق جماعتوں کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ تساہل اور خوف سے کام نہ لیں۔ ان ہر دو وجوہ کی بناء پر ہمارا بجٹ صحیح تشخیص نہیں ہوتا بعض جماعتیں تساہل سے کام لیتی ہیں اس طرح جو نام بجٹ میں آنے چاہئیں وہ نہیں آتے اور بعض جماعتیں اس خوف سے کہ اگر کمزوروں کو بجٹ میں شامل کیا گیا تو ہمارا چندہ اتنے فیصدی وصول نہیں ہوگا جتنے فیصدی چندہ پر گرانٹ ملتی ہے۔ صحیح حالات مرکز کے سامنے نہیں رکھتیں اور اس خوف کی وجہ سے صحیح بجٹ نہیں بناتیں۔

میں تمام جماعتوں کو یقین دلاتا ہوں کہ کمزوروں کی کمزوری کے نتیجہ میں آپ کی گرانٹ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا بشرطیکہ آپ کی غفلت کی وجہ سے پہلے مضبوط لوگ کمزور نہ ہو جائیں آپ اس خیال سے کہ اگر بجٹ صحیح بنا اور آمد پوری نہ ہوئی تو ہماری گرانٹ پر اثر پڑے گا جو خطرناک غلطی کر رہے ہیں آئندہ ہرگز نہ کریں۔ پس بجٹ پورا بنائیں اور حتی الوسع اسے پورا کرنے کی کوشش بھی کریں اگر آپ کا چندہ ان دوستوں کو مدنظر رکھتے ہوئے جنہوں نے سالِ گزشتہ میں چندے ادا کئے تھے اس سال بھی پورا ہو جائے گا تو کل چندہ کی فیصدی اگر پوری نہ بھی ہو تو بھی آپ کو گرانٹ مل جائے گی اس لئے بغیر کسی خوف و خطر کے آپ صحیح بجٹ بنائیں۔

دراصل اس وجہ سے کہ صحیح بجٹ نہیں بنتا ہمارے نئے احمدیوں کی تربیت میں نقص واقع ہو جاتا

ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام کی طرف منسوب ہونے والوں کو یہ توفیق بھی حاصل نہ تھی کہ وہ خدا تعالیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر دو آنے بھی خرچ کریں۔ آپ کے ذریعہ ایک حرکت شروع ہوئی اور محبت الٰہی اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو بظاہر مٹ چکی تھی یا غفلت کے پردوں کے نیچے دبی ہوئی تھی اُبھرنا شروع ہوئی۔ پہلا جلوہ اس روحانی زندگی کا یا روحانی حرکت کا جوان وجودوں میں نظر آیا وہ یہی ہے کہ کسی نے ایک چونی چندہ دے دیا کسی نے اٹھنی چندہ دے دیا کسی نے روپیہ اور کسی نے دو روپے اور اس وقت کے حالات کے زیر نظر دلوں کی یہ اتنی بڑی تبدیلی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان لوگوں کے نام اپنی کتب میں درج کر کے ان کے نام کو ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیا۔ (ازالہ اوھام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۴۵، ۵۴۶)

چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں ایک فعال اور زندہ جماعت پیدا ہو چکی ہے اس لئے جو لوگ نئے نئے آ کر اس میں شامل ہوتے ہیں ان پر پرانے مخلصین کو بعض دفعہ غصہ آتا ہے کہ یہ لوگ چندہ کم کیوں دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ ان کی اپنی حالت یا ان کے باپ اور دادا کی حالت یہ تھی کہ چونی خرچ کر کے قیامت تک کی زندگی حاصل کر لی۔ ٹھیک ہے کہ ہم آپ علیہ السلام کے فیض اور آپ کے خلفاء کی روحانی برکات کے نتیجہ میں زیادہ چست ہو گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں قربانیوں کے لئے زیادہ ہمت دیتا چلا جاتا ہے لیکن ہماری ابتداء تو دونی اور چونی سے ہوئی تھی نا؟؟

اسی طرح جو نئے آنے والے ہیں انہیں بھی تو تربیت حاصل کرنے کے لئے کچھ وقت دینا چاہئے اور ان کے متعلق غصہ کے اظہار کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ وہ ایسے ماحول سے نکل کر آئے ہیں جس میں خدا کے نام پر ایک دھیلا دینا بھی موت سمجھا جاتا تھا۔ اور ایسے نئے ماحول میں داخل ہوئے ہیں جس میں دنیا کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی اور خدا اور رسول ﷺ کے نام پر سب کچھ قربان کیا جاتا ہے۔ اس لئے ان کو تربیت پاتے ہوئے کچھ وقت لگے گا۔ آپ ان کا نام بجٹ میں شامل نہ کر کے انہیں تربیت سے محروم کرتے ہیں اگر بجٹ میں ان کا نام آ جائے تو ہمیں علم ہے کہ یہ نئے دوست ہیں۔ اگر وہ اب چونی بھی دے دیں تو ٹھیک ہے۔ لیکن وہ آئندہ سال بغیر کسی کوشش اور زیادہ دباؤ کے اپنے اندر ایک نیا احساس پائیں گے کیونکہ وہ سال بھر دیکھیں گے کہ مسجد میں جو شخص ان کے دائیں کھڑا ہوتا ہے وہ موصی ہے اور

اپنی آمد کا دس فیصدی ادا کرتا ہے۔ تحریک جدید اور وقف جدید اور دوسری تحریکوں میں بھی حصہ لیتا ہے اور بائیں بھی ایسے ہی لوگ کھڑے ہیں۔ آخر خود بخود ان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوگا کہ ہم ان لوگوں سے کیوں پیچھے رہیں؟؟ اس طرح اللہ تعالیٰ ان پر فضل فرمائے گا اور خود بخود ان کے دل میں قربانی کے لئے جوش پیدا ہوتا جائے گا۔

پس جب آپ ایسے لوگوں کو بجٹ میں شامل ہی نہیں کرتے تو وہ تربیت سے محروم رہ جاتے ہیں کیونکہ آپ انہیں چندہ کی تحریک ہی نہیں کرتے۔

اگرچہ اور بھی بہت سی تربیتی سکیمیں ہیں جن کی وجہ سے ہم ایک دوسرے سے ملتے جلتے رہتے ہیں لیکن چندہ بھی ایک اہم سکیم ہے کیونکہ ہر ماہ محصل چندہ کی وصولی کے لئے لوگوں کے پاس جاتا ہے اور تحریک کرتا ہے کہ چندہ دو۔ جب کسی کا نام بجٹ میں شامل ہی نہ کیا جائے گا تو اسے تحریک کیسے کی جائے گی؟

اسی طرح اس نے تو آپ کے ماحول میں جو اس کے لئے اجنبی تھا خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر چھلانگ لگا دی لیکن اگر آپ نے اس کی طرف توجہ نہ کی تو یقیناً وہ تربیت حاصل نہ کر سکے گا اور آخر پیچھے ہٹ جائے گا تو یہ بڑا ظلم ہوگا ایسے انسان پر!!!

پھر میں سمجھتا ہوں کہ ریسرچ کے لئے بھی یہ ایک بڑا دلچسپ مضمون ہوگا کہ مثلاً زید ۱۹۶۶ء میں احمدی ہوتا ہے اسے قاعدہ کے لحاظ سے پچاس روپے چندہ دینا چاہئے لیکن وہ کہتا ہے کہ میں صرف ایک روپیہ دوں گا ہم اسے کہتے ہیں ٹھیک ہے تم ایک روپیہ ہی دو کیونکہ اس کی تربیت نہیں ہوئی ہوتی لیکن وہ ہمارے ماحول میں رہتے ہوئے اس ایک روپیہ پر قائم نہیں رہ سکتا۔ دوسرے سال وہ ایک روپیہ سے بڑھا کر پانچ، دس پندرہ اور بیس روپیہ کر دے گا اور آخر پچاس روپے کی بجائے وہ ساٹھ روپے ادا کرنے لگے گا اور دو تین سال تک جب اس کی تربیت پختہ ہو جائے گی تو وہ کسی صورت میں آپ سے پیچھے رہنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کی غیرت یہ تقاضا کرے گی کہ وہ دوسرے ساتھیوں سے آگے بڑھ جائے۔ کیونکہ اسے احساس ہوگا کہ میرے ساتھی تو گزشتہ بیس سال سے قربانیاں کر رہے ہیں اور میں وہ بدقسمت انسان ہوں کہ اس بیس سال کے عرصہ میں مَیں ان کی مخالفت کرتا رہا ہوں۔ اب جبکہ خدا تعالیٰ

نے مجھ پر صداقت کھول دی ہے۔ مجھے پچھلے دھونے بھی دھونے ہیں اس طرح وہ آگے بڑھنے والوں سے بھی آگے بڑھنے کی کوشش کرے گا۔ ایسی کئی مثالیں ہماری اسلامی تاریخ میں پائی جاتی ہیں۔

پس بجٹ پورا بنائیں اور اس وہم، خوف اور خطرہ کی بناء پر کہ اگر آپ نے صحیح بجٹ بنایا تو شاید آپ کی گرانٹ میں کمی ہو جائے اپنے کمزور یا نئے احمدیوں پر ظلم نہ ڈھائیں۔ اگر آئندہ سال آپ اپنی آمد سے یہ ثابت کر دیں کہ جو پرانے چندہ دینے والے ہیں انہوں نے پہلے سال کی نسبت کم نہیں دیا تو پھر آپ کو پوری گرانٹ ملے گی۔ مثلاً پچھلے سال ساٹھ ہزار روپیہ کا بجٹ تھا جو آپ نے سارے کمزوروں کو باہر نکال کر بنایا تھا۔ اب ان کمزوروں کو شامل کر کے ایک لاکھ کا بنتا ہے۔ تو اگر آپ کے نئے سال کی آمد ساٹھ ہزار روپے سے اوپر ہو گئی ہے اور کمی واقع نہیں ہوئی تو یقیناً آپ کی گرانٹ میں کمی نہیں کی جائے گی۔

اس لئے سب احمدیوں کو بجٹ میں شامل کریں اس طرح ہم ان کی تربیت کی طرف متوجہ بھی ہوں گے۔ ہم ان کے لئے دعائیں بھی کریں گے اور تدابیر سے بھی انہیں سمجھانے کی کوشش کریں گے اور میں امید رکھتا ہوں کہ ہمارا رب آہستہ آہستہ ان کے دلوں میں ایک نیک تبدیلی پیدا کرتا چلا جائے گا اور وہ پہلے آنے والوں کی نسبت پیچھے رہنے والے نہیں بنیں گے بلکہ کچھ عرصہ کے بعد شاید وہ ان سے بھی آگے بڑھنے کی کوشش شروع کر دیں۔ وہ اس احساس سے آگے بڑھیں گے کہ ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اس زمین پر جو ایک نور نازل ہوا تھا ہم ایک لمبے عرصہ تک اس نور کو اپنی پھونکوں سے بجھانے کی کوشش کرتے رہے اور بجائے اس کے کہ ہم اس نور سے اپنے سینہ و دل کو منور کرتے ہم نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پس یہ نہایت ہی ضروری بات ہے کہ بجٹ پورا بنایا جائے۔ اگر باوجود میری اس تاکید کے ہمارے عہدیداروں نے غفلت برتی تو ان کی غفلت کو دور کرنے کے لئے مجھے مناسب قدم اُٹھانا پڑے گا لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے اس روحانی تکلیف میں نہیں ڈالیں گے۔

تیسری بات جو میں صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ کے متعلق کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ قریباً دو ہفتے ہوئے میں نے جماعت کو متوجہ کیا تھا کہ ہمارا مالی سال قریباً ختم ہو رہا ہے آپ اس ماہ کے اندر اندر اپنا بجٹ پورا کرنے کی کوشش کریں مجھے ایسا کہنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ آپ میں سے اگر سارے نہیں تو

بیشتر ایسے ہیں جو اپنا بجٹ ماہ بہ ماہ پورا نہیں کرتے اور انتظار کرتے ہیں کہ سال کے آخری دو ماہ میں بجٹ کو پورا کر دیں گے۔

اس میں شک نہیں کہ دیہاتی جماعتیں ماہانہ چندہ نہیں دیتیں اور نہ ہی دے سکتی ہیں کیونکہ ان کی آمد کا انحصار فصلوں پر ہوتا ہے اور فصلیں ہر ماہ نہیں کاٹی جاتیں۔ سال کے دو موسم ہیں جن میں فصلیں کاٹی جاتی ہیں اور وہی دو موسم ہیں جن میں ہماری دیہاتی جماعتیں اپنے چندے ادا کرتی ہیں۔ پس دیہاتوں میں دو دفعہ چندہ ادا کرنے کا وقت ہوتا ہے۔

لیکن وہ جماعتیں یا جماعتوں کا وہ حصہ جن کی آمد ششماہی نہیں بلکہ ماہانہ ہوتی ہے۔ ان سے چندے ماہوار ہی وصول ہو جانا چاہئیں اس سے نہ صرف یہ فائدہ ہوگا کہ ہمیں آخر سال میں زیادہ کوفت برداشت نہ کرنی پڑے گی بلکہ اس سے بڑھ کر ہمیں یہ فائدہ بھی ہوگا کہ ہماری روحانیت ترقی کرے گی کیونکہ وہ روحانی غذا جو معین وقفہ کے بعد کھائی جائے اس سے روحانیت ترقی کرتی ہے۔ جسمانی غذا کو لیجئے! پانچ دن کے بعد پانچ دن کا کھانا کھا لینے سے انسان کی جسمانی قوت بڑھتی نہیں بلکہ اکٹھے کھانے کھا لینے سے پیٹ خراب ہو جاتا ہے اسہال شروع ہو جاتے ہیں وغیرہ اور بجائے فائدہ کے نقصان ہو جاتا ہے اسی طرح روحانی قوت کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ روح کو روحانی غذا معین اوقات میں پہنچتی رہے ورنہ جسمانی بیماریوں کی طرح روحانی امراض اور عوارض روح کو لاحق ہو جاتے ہیں۔ مثلاً نماز ہی کو لے لو اگر کوئی شخص صبح کے وقت پانچوں نمازیں اکٹھی ادا کر لے تو وہ یہ نہ سمجھے کہ اس کو پانچوں نمازیں بروقت ادا کرنے سے جو روحانی غذا حاصل ہو سکتی تھی وہ اسے حاصل ہو جائے گی کیونکہ جہاں تک نماز کا تعلق ہے خدا تعالیٰ کے علم کامل میں یہ ہے کہ روح کو پانچ مختلف اور معین وقتوں میں نماز کی صورت میں غذا ملنا ضروری ہے۔ ورنہ روح کمزور ہو جائے گی۔ اگر آپ ان پانچ وقتوں کی بجائے ایک ہی وقت میں پانچ نمازیں ادا کرنا چاہئیں تو یہ ایک بیہودہ اور لغو خیال ہوگا۔ ہمیں یہ سوچنا چاہئے کہ اگر ساتویں دن پینتیس نمازیں ادا کرنے سے روح کی قوت قائم رہ سکتی تو یقیناً اللہ تعالیٰ ساتویں دن ہم سے پینتیس نمازیں پڑھواتا اور روزانہ پانچ وقت نماز ادا کرنے کا حکم نہ دیتا۔

تو اللہ تعالیٰ کے علم میں تو یہ ہے کہ روزانہ معین اوقات میں پانچ دفعہ میرے حضور میں حاضر ہو کر اپنی

عاجزی، تذلل اور نیستی کا اقرار کر کے انسان کو روحانی غذا حاصل کرنی چاہئے ورنہ اس کی روحانی قوت قائم نہ رہ سکے گی اور وہ کمزور ہو جائے گا۔

اسی طرح حج کرنا ساری عمر میں ایک دفعہ فرض ہے زکوٰۃ کا ہر سال ادا کرنا ضروری ہے اور مختلف عبادتوں کے لئے مختلف اوقات مقرر ہیں اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں دس سال تک زکوٰۃ ادا نہیں کرتا دس سال کے بعد یک دفعہ ہی ادا کر دوں گا تو اس کی روحانی طاقت اور قوت یقیناً قائم نہیں رہ سکے گی۔

پس یہ جو ہمارے چندے ہیں بعض کو ہر ماہ بعد اور بعض کو ہر چھ ماہ بعد ادا کرنے ضروری ہیں اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو خدا تعالیٰ اور رسول ﷺ کی خاطر قربانیوں کے نتیجہ میں جو برکتیں اور رحمتیں ہمارے لئے مقدر ہیں وہ انہیں نہیں ملیں گی اور ان میں روحانی کمزوری پیدا ہو جائے گی۔

پس عہدیداران کو چاہئے چندے اپنے وقت پر وصول کریں تا سال کے آخر میں نہ انہیں کوفت ہو نہ ہمیں پریشانی لاحق ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔

(روزنامہ الفضل ۲۷؍اپریل ۱۹۶۶ء صفحہ ۲ تا ۴)

☆......☆......☆